علم الوقف

تالیف

الشیخ محمد ابراهیم میرمحمدی حفظہ اللہ

✲ یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے:

❶ المدخل إلى علم الوقف والإبتداء

❷ تسهيل الإهتداء فى الوقف والإبتداء

① ❀ پہلا حصہ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

المدخل إلى علم والوقف والإبتداء

علم الوقف والابتداء کی اہمیت وضرورت

❀ اہل دنیا کا دستور ہے کہ وہ اپنے بادشاہوں اور پیشواؤں کا کلام بڑے ادب اور احترام سے پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام بادشاہوں کے بادشاہ ہیں، اس کا کلام تمام کلاموں کا سردار ہے، جو زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کی تلاوت ادب واحترام کے ساتھ کی جائے۔ خالق کائنات کا احسان ہے کہ اس نے اپنے کلام کی تلاوت کرنے کے آداب بھی خود ہی بیان فرما دیئے ہیں۔ ان آداب میں سے ایک ادب یہ ہے کہ کلامِ الٰہی کو ترتیل' یعنی حروف کی عمدہ ادائیگی اور اوقاف کا لحاظ رکھتے ہوئے ادا کرنا چاہیے۔

✿ دوران تلاوت سانس لینا ہر انسان کی فطری ضرورت ہے، لہٰذا ہر قاری قرآن کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس بات کا علم حاصل کرے کہ کہاں وقف کرنا درست ہے اور کہاں ناجائز۔ تاکہ کلامِ الٰہی کا صحیح فہم حاصل ہو سکے۔ ہوتا یوں ہے کہ بسا اوقات انسان معنی مکمل ہونے سے پہلے ہی وقف کر دیتا ہے، جس پر قاری اور سننے والا دونوں ہی کلام اللہ کا صحیح معنی سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں یا کوئی غلط معنی مراد لینے امکان ہوتا ہے جس سے بات واضح ہوتی ہے کہ معنی کی درستگی صحیح وقف کے مرہونِ منت ہے۔

❀ علم الوقف والاِبتداء کی معرفت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ بعض اوقات بے موقع وقف، ابتدا یا اعادہ کرنے سے معنی میں خلل آ جاتا ہے اور نماز ضائع یا نقص ہو جاتی ہے۔ جس سے بچنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ قرآن کریم کے معانی پر غور کیا جائے اور علم الوقف کی تعلیم حاصل کی جائے۔ سلف صالحین نے عوام الناس کی سہولت اور آسانی کے لیے قرآن مجید میں جگہ جگہ ایسی علامات لگا دی ہیں جن کا خیال کرنے سے انسان اوقاف کی غلطی سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

علم الوقف والاِبتداء پر لکھی جانے والی کتب

1. سب سے پہلی کتاب: "کتاب الوقوف"
   امام شیبہ بن نصاح مخزومی المدنی، (متوفی: 130ھ)
   ❀ قال ابن الجزری رحمہ اللہ: وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ اَلَّفَ فِي الْوُقُوْفِ وَكِتَابُهٗ مَشْهُوْرٌ
2. "الوقف والإبتداء" امام زبّان بن علاء رحمہ اللہ
3. "الوقف والإبتداء" امام حمزہ بن حبیب رحمہ اللہ
4. "الوقف والإبتداء" امام علی بن حمزہ رحمہ اللہ
5. "الوقف التَّمام" امام نافع المدنی رحمہ اللہ
6. "وقف التَّمام" امام یعقوب الحضرمی رحمہ اللہ

علم الوقف والاِبتداء کی رعایت رکھنے میں قراء عشرہ کا طرز عمل

1. **امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** تین جگہ وقف کرنا مجھے بہت پسند ہے:
   ① وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيْلَهٗ اِلَّا اللّٰهُ (ال عمران:7)
   ② وَمَا يُشْعِرُكُمْ (الأنعام:09 1)
   ③ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ (النحل:103)
2. **امام زبّان بن علاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** مجھے رؤوس آیات پر وقف کرنا سب سے زیادہ پسند ہے۔
3. **امام حمزہ بن حبیب رحمہ اللہ کا عمل:** آپ ایسی جگہ وقف کرتے تھے، جہاں سانس ٹوٹ جاتا تھا۔

[وضاحت:] ❀ **علامہ ابن الجزری رحمہ اللہ** فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ امام حمزہ رحمہ اللہ کے نزدیک پورا قرآن ایک سورت کی مانند ہے، کیونکہ وہ بین السورتین وصل بغیر بسم اللہ کے پڑھتے ہیں، لہٰذا ان کے نزدیک وقف کی کوئی معین جگہ نہیں۔

✿ اور **بعض علماء** فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آپ کی قراءت میں تحقیق اور مد طول ہے، جس کی وجہ سے قاری شاید وقف تام، کافی تک نہ پہنچ سکے، لہٰذا اسے سانس ٹوٹنے پر مناسب وقف کر لینا چاہیے۔

علم الوقف والاِبتداء کے ثبوت پر دلائل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

المدخل إلى علم والوقف والإبتداء

علم الوقف والابتداء کی اہمیت وضرورت

علم الوقف والابتداء پر لکھی جانے والی کتب

علم الوقف والابتداء کی رعایت رکھنے میں قراء عشرہ کا طرز عمل

علم الوقف والابتداء کے ثبوت پر دلائل

قرآن مجید سے دلائل

❶ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا (الفرقان:32)

❷ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيلًا (المزمل:4)

☆ "ترتیل" کا معنی:

قال علی رضی اللہ عنہ: اَلتَّرْتِيْلُ هُوَ تَجْوِيْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ

❸ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ (الإسراء:106)

☆ "عَلٰى مُكْثٍ" کا معنی:

(1) ابن زید رحمہ اللہ نے [وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيلًا] کی تلاوت کی جب ان سے اس کے معنی کے بارے میں سوال ہوا۔ گویا ان کے نزدیک یہ ترتیل کے ہم معنی ہے۔

(2) علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے اس کا معنی: [تَرَسُّل (بمعنی تجوید) وتَمَهُّل (بمعنی حسن وقف وابتداء)] کیا ہے۔

احادیث نبویہ سے دلائل

❶ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ ہم نے اپنے زمانہ کا ایک روشن دور گزارا ہے، جس میں ہمیں قرآن مجید سے پہلے ایمان کی تعلیم دی جاتی تھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی سورہ نازل ہوتی تو ہم اس کے حلال وحرام اور مقاماتِ وقف کی تعلیم اس طرح حاصل کرتے، جس طرح تم آج قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرتے ہو۔ جبکہ آج صورتِ حال یہ ہے کہ میں بعض افراد کو دیکھ رہا ہوں، جنہیں تعلیم ایمان سے پہلے قرآن سکھا دیا جاتا ہے، وہ سورۃ فاتحہ سے آخر قرآن تک پڑھ جاتا ہے، لیکن اسے کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ کس بات کا حکم ہو رہا ہے، کس چیز سے منع کیا جا رہا ہے اور نہ ہی اسے پہچان ہوتی ہے کہ وقف کہاں کرنا ہے۔ وہ بالکل بے جوڑ نثر کی طرح قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔

❷ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَتَشَهَّدَ اَحَدُهُمَا فَقَالَ: مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قُمْ ـ اَوِ اذْهَبْ ـ بِئْسَ خَطِيْبُ الْقَوْمِ اَنْتَ، قُلْ: وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ غَوٰى

امام دانی رحمہ اللہ کا تبصرہ: مذکورہ واقعہ سے یہ عیاں ہوتا ہے کہ وقف قبیح اس وجہ سے مکروہ ہے کہ اس سے کلام کی حقیقت اور درست معنی ختم ہو کر رہ جاتا ہے۔ اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطیب کو اٹھا دیا تھا، کیونکہ اس نے بے موقع وقف کر کے فرمانبرداروں اور نافرمان دونوں کو ایک بشارت میں جمع کر دیا تھا۔ حالانکہ ضروری تھا کہ وہ "فَقَدْ رَشَدَ" پر وقف کر کے مابعد سے ابتداء کرتا، اور اپنے کلام کو آخر تک ملاتا اور کہتا: "وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى"

مزید کہتے ہیں: کہ ایسا قبیح وقف جب عام بول چال میں مکروہ ہے تو کلام اللہ تو زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس میں ایسے وقف کرنے سے بچا جائے۔

❸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ، اِقْرَءُوْا وَلَا حَرَجَ، وَلٰكِنْ لَّا تَخْتِمُوْا ذِكْرَ رَحْمَةٍ بِعَذَابٍ وَلَا تَخْتِمُوْا ذِكْرَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ۔

❹ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی کہ تمام مسلمانوں کی خیر خواہی کریں گے، اور خیر خواہی یہ ہے کہ لوگوں کو قرآن مجید کی تعلیم دیں، وقف کے مواقع بتائیں جو دورانِ تلاوت ضروری ہیں۔

اقوال صحابہ سے دلائل

اقوال سلف سے دلائل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

المدخل إلى علم والوقف والإبتداء

- علم الوقف والابتداء کی اہمیت وضرورت
- علم الوقف والابتداء پر لکھی جانے والی کتب
- علم الوقف والابتداء کی رعایت رکھنے میں قراء عشرہ کا طرزِ عمل
- علم الوقف والابتداء کے ثبوت پر دلائل
  - قرآن مجید سے دلائل
  - احادیث نبویہ سے دلائل
  - اقوال صحابہ سے دلائل
  - اقوال سلف سے دلائل

اقوال صحابہ سے دلائل

1. حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے کسی نے تلاوت کی: [وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا]اور[الشَّيْطٰن] پروقف کردیا، آپ نے سن کرفرمایا:" اِنْقَطَعَ الْكَلَامُ " مطلب یہ تھا کہ اس نے بے موقع وقف کیا ہے۔
2. حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:[وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا] حالانکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ کافر، مومنوں کو قتل کررہے ہیں اوران پرغالب آرہے ہیں۔ تو فرمایا: ماقبل سے ملا کر پڑھو:[فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا] یعنی قیامت کے دن رب تعالیٰ کافروں کو اہلِ ایمان پرغلبہ نہ دیں گے۔ گویا علی رضی اللہ عنہ نے غلط ابتداء سے روکا اور ماقبل سے پڑھنے کا حکم دیا۔
3. حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے سامنے کسی نے [عِوَجًا] پرسکتہ کیے بغیر[قَيِّمًا] سے ملادیا۔ وصل کی وجہ سے[قَيِّمًا]، [عِوَجًا] کی صفت ہوجاتی ہے، معنی بنتا ہے: "اللہ نے رسول پرایسی کتاب اتاری جس میں ایسا ٹیڑھ پن ہے جوسیدھا نہیں ہوسکتا۔ تو فرمایا:" اَنْزَلَ الْكِتٰبَ قَيِّمًا وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا" لہٰذا معنوی قباحت سے بچنے کے لیے[عِوَجًا] سکتہ ضروری ہے۔

اقوال سلف سے دلائل

1. **ابوبکرانباری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** علوم قرآن میں سے علم وقف وابتداء کا جاننا ازحد ضروری ہے، کیونکہ کوئی بھی شخص اس وقت تک قرآن مجید کو صحیح طور پر سمجھ ہی نہیں سکتا، جب تک صحیح وقف کرنے کی پہچان حاصل نہیں کرلے۔
2. **امام ابوحاتم سجستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** " مَنْ لَّمْ يَعْرِفِ الْوَقْفَ لَمْ يَعْرِفِ الْقُرْاٰنَ "
3. **مولانا رشید گنگوہی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** اوقاف سے ہی قرآن مجید کی تفسیر ہوتی ہے، قطع ووصل کے ذریعے معانی واضح ہوتے ہیں۔
4. **قاری عبدالمالک رحمہ اللہ** لاہور ایک محفل میں شریک تھے کہ ایک نوجوان تلاوت کی[وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ] پڑھتے ہوئے لفظ[اللہ] پروقف کردیا۔ معنی ہوگا: اگربیوی عاقر ہے تو کوئی بات نہیں، اللہ تعالیٰ بھی ایسے ہی ہیں۔ (نعوذ باللہ) آپ نے اسے بلا کر سخت تنبیہ کی۔ اورفرمایا تمہارے بے موقع وقف نے تلاوت کا سارہ مزہ ختم کردیا۔

نوٹ: ایک اشکال اوراس کا جواب:

اشکال فقہائے امت کا یہ فتویٰ ہے کہ حسن وقف وابتداء کا لحاظ رکھنا کوئی واجب وفرض نہیں ہے۔ اور بے محل وقف سے حقیقی معنی پرکوئی اثر نہیں پڑتا۔ تو اشکال پیدا ہوتا ہے کہ پھرحسن وقف وابتداء کا اہتمام کرنے پرکیوں زور دیا جاتا ہے؟

جواب فقہائے امت کا یہ فتویٰ عموم بلویٰ کے تحت ہے۔ یعنی اَن پڑھ لوگوں کے لیے ہے، جواس علم سے ناواقف ہیں۔ علم آجانے کے بعداس کی رعایت رکھنا لازم وفرض ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تسهيل الإهتداء في الوقف والإبتداء

مبادیات علم الوقف

لغۃً: رکنا، ٹھرنا۔ اَلْکَفُّ عَنِ الْفِعْلِ وَالْقَوْلِ (کسی کام کو کرنے اور کسی بات کو کہنے سے رک جانا)

اصطلاحًا: " قَطْعُ الصَّوْتِ عَلَى الْكَلِمَةِ زَمَنًا يَتَنَفَّسُ فِيهِ عَادَةً بِنِيَّةِ اِسْتِئْنَافِ الْقِرَاءَةِ لَا بِنِيَّةِ الْإِعْرَاضِ "

موضوع: کلمہ اور کلام ہے۔

کلمہ سے مراد: مصاحف عثمانیہ میں علیحدہ علیحدہ لکھے گئے کلمات کی شکل ہے۔ جیسے: [وَلَا الضَّآلِّيْنَ، عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ]

کلام سے مراد: وہ مواقع (جگہیں) جہاں وقف کیا جا رہا ہے۔

غرض وغایت: تاکہ اس کے ذریعے کلام اللہ میں صحیح مقام پر وقف ہو اور معانی واضح رہیں۔

فائدہ: کلام اللہ کی معرفت اور غلط وقف سے بچنا۔

علم الوقف کا انحصار: تین چیزوں پر ہے: (1) آیاتِ قرآنی (2) احادیث نبویہ (3) آثارِ صحابہ

حکم: قال علی رضی اللہ عنہ: اَلتَّرْتِيْلُ هُوَ تَجْوِيْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ ۔

امام ابن الجزری رحمہ اللہ اس سے دلیل لیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کا حکم وجوب کا ہے۔

علم الوقف کے واضعین:

(1) من حيث الأداء: یہ دورِ نبوی سے شروع ہو گیا تھا۔ جیسا کہ سابقہ احادیث سے عیاں ہے۔

(2) من حيث القواعد: امام ابن الجزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سب سے پہلے امام شیبہ بن نصاح مخزومی المدنی رحمہ اللہ نے " کتاب الوقوف " اس موضوع پر کتاب لکھی، اس کے بعد مسلسل اس پر کتابیں لکھی جانے لگیں۔

نوٹ

دورانِ تلاوت ٹھہرنے کی چار صورتیں ہیں:

اگر صرف انقطاعِ صوت ہو "سکتہ" ہوگا۔

اگر انقطاعِ صوت کے ساتھ سانس بھی رک جائے تو "وقف" ہوگا۔

اگر متعلقاتِ قراءت کی وجہ سے مزید تاخیر ہو گئی تو "سکوت" ہوگا۔

اگر قراءت ہی ختم کر دی جائے تو "قطع" ہوگا۔

اسی طرح اگر وقف کے بعد آگے کلمہ سے ابتداء کی جائے تو "ابتداء" ہوگی۔

اگر اس سے پہلے کلمہ کو لوٹایا جائے تو "اعادہ" ہوگا۔

اگر وقف کرنے کی بجائے پڑھتے جائیں تو "وصل" ہوگا۔

آیئے! ان سات الفاظ کی تفصیل کو جانتے ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تسهيل الإهتداء فى الوقف والإبتداء

1. وقف کا بیان
2. وصل کا بیان
3. ابتداء کا بیان
4. اعادہ کا بیان
5. سکتہ کا بیان
6. سکوت کا بیان
7. قطع کا بیان

وقف کا بیان

- کیفیت وقف
- محل وقف
- قاری کے اعتبار سے

کیفیت وقف

- ادائیگی کے اعتبار سے وقف کی کیفیت
- اصل کے اعتبار سے وقف کی کیفیت
- رسم الخط کے اعتبار سے وقف کی کیفیت
- وصل کے اعتبار سے وقف کی کیفیت

ادائیگی کے اعتبار سے وقف کی کیفیت

- وقف بالإسکان
- وقف بالروم
- وقف بالإشمام
- وقف بالإبدال

وقف بالإسکان

لغةً: سکون، آرام اور حرف کو حرکت سے خالی کر دینا۔

اصطلاحًا: موقوف علیہ متحرک کو بغیر کسی حرکت یا اشارہ حرکت کے، ساکن پڑھنا۔

مثال: الْعَالَمِيْنَ سے الْعَالَمِيْنْ ، اَحَدٌ سے اَحَدْ

❀ یہ زبر، زیر اور پیش تینوں حرکات پر ہوتا ہے۔

نوٹ

چار موقعوں پر صرف وقف بالإسکان ہوگا:

1. جہاں سکون اصلی ہو۔ جیسے: [اَلَمْ نَشْرَحْ ، فَحَدِّثْ]۔
2. موقوف علیہ تائے مدورۃ ہو۔ جیسے: [رَحْمَةٌ] سے [رَحْمَهْ]۔
3. موقوف علیہ پر زبر ہو۔ جیسے: [الْعَالَمِيْنَ]
4. اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حرف متحرک ہو جائے۔
   جیسے: [عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ] میں [عَلَيْكُمْ]، [اِشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ] میں [اِشْتَرَوْ] پر۔

وقف بالروم

لغةً: ارادہ کرنا

اصطلاحًا: موقوف علیہ حرف کی حرکت کو اتنا آہستہ پڑھنا کہ صرف قریب والا سن سکے۔

مثال: الرَّحِيْمِ ، نَسْتَعِيْنُ

✿ یہ زیر اور پیش پر ہوتا ہے۔

نوٹ

1. وقف بالروم کی صورت میں منون حرف سے تنوین گر جائے گی۔
   جیسے: [اَحَدٌ ، شَيْءٍ] سے [اَحَدُ ، شَيْءِ]

☆ قَالَ عَبْدُالْفَتَّاحِ الْقَاضِى : "وَاعْلَمْ اَنَّهٗ يَتَعَيَّنُ حَذْفَ التَّنْوِيْنِ مِنَ الْمُنَوَّنِ عِنْدَ الْوَقْفِ عَلَيْهِ بِالرَّوْمِ"

2. ایسے ہی ہائے ضمیر کا صلہ گر جائے گا۔ جیسے: [بِهٖ ، لَهٗ] سے [بِهِ ، لَهُ]
3. بعض مقامات پر وقف بالروم، وقف بالإسکان سے زیادہ آسان ہے۔
   جیسے: [وَالْفَتْحُ ، وَالْعَصْرِ ، وَالْفَجْرِ ، الْعُسْرِ]

وقف بالإشمام

لغةً: سونگھنا، سونگھانا

اصطلاحًا: موقوف علیہ حرف کو ساکن کرنے کے فوراً بعد ہونٹوں کو گول کر کے ضمہ کی طرف اشارہ کرنا۔

مثال: نَسْتَعِيْنُ ، الْكِتَابُ

❀ یہ صرف پیش پر ہوتا ہے۔

وقف بالإبدال

لغةً: بدلنا

اصطلاحًا: وقفاً زبر کی تنوین کو الف سے اور تائے مدورۃ کو ہائے ساکنہ سے بدل دینا۔

مثال: [رَسُوْلًا ، رَحْمَةٌ] سے [رَسُوْلَا ، رَحْمَهْ]

نوٹ

وقف بالإسکان
وَ الْاِسْكَانُ اَصْلُ الْوَقْفِ وَهْوَ اِشْتِقَاقُهٗ
مِنَ الْوَقْفِ عَنْ تَحْرِيْكِ حَرْفٍ تَعَزَّلَا

وقف بالروم
وَ رَوْمُكَ إِسْمَاعُ الْمُحَرَّكِ وَاقِفًا
بِصَوْتٍ خَفِيٍّ كُلَّ دَانٍ تَنَوَّلَا

وقف بالإشمام
وَ الْاِشْمَامُ إِطْبَاقُ الشِّفَاهِ بُعِيْدَ مَا
يُسَكَّنُ لَا صَوْتٌ هُنَاكَ فَيَصْحَلَا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تسہیل الإهتداء فی الوقف والإبتداء

1. وقف کا بیان
2. وصل کا بیان
3. ابتداء کا بیان
4. اعادہ کا بیان
5. سکتہ کا بیان
6. سکوت کا بیان
7. قطع کا بیان

وقف کا بیان

- کیفیت وقف
- محل وقف
- قاری کے اعتبار سے

کیفیت وقف

- ادائیگی کے اعتبار سے وقف کی کیفیت
- اصل کے اعتبار سے وقف کی کیفیت
- رسم الخط کے اعتبار سے وقف کی کیفیت
- وصل کے اعتبار سے وقف کی کیفیت

اصل کے اعتبار سے وقف کی کیفیت

1. وقف بالسکون :
   - تعریف : پہلے سے ساکن حرف کو کامل سکون سے پڑھنا کہ حرکت پیدا نہ ہو۔
   - مثال : اَلَمْ نَشْرَحْ ، فَحَدِّثْ
2. وقف بالتشدید :
   - تعریف : مشدد حرف پر وقف کی صورت میں تشدید مکمل ادا کرنا اور دو حرف جتنی دیر لگانا۔
   - مثال : مُّسْتَمِرٌّ

✽ اگر غنہ ہو رہا ہو تو کامل غنہ ادا کرنا۔ جیسے: [جَآنٌّ]

3. وقف بالإظہار :
   - تعریف : کہیں دو کلمات کے درمیان ادغام، اخفاء، اقلاب ہو رہا ہو تو پہلے پر وقف کی صورت صرف اظہار ہوگا۔
   - مثال : اِضْرِبْ بِّعَصَاكَ ، مِنْ بَعْدِ ، وَلٰكِنْ كَانُوْا
4. وقف بالإثبات :
   - تعریف : وقف کی صورت میں وہ حرف مدہ ثابت ہو جائے گا جو وصل میں یا رسم الخط میں حذف ہو گیا تھا۔
   - وصلاً محذوف کی مثال : الرَّسُوْلَا ، السَّبِيْلَا ، لٰكِنَّا ، اَنَا ، فِي الْاَرْضِ ، وَقَالَا الْحَمْدُ
   - رسماً محذوف کی مثال : "فَمَآ اٰتٰنِ" وقف میں "فَمَآ اٰتٰنِي"

رسم الخط کے اعتبار سے وقف کی کیفیت

اس کی دو صورتیں ہیں:

- رسم کے موافق وقف کرنا: قرآن مجید میں اکثر اوقاف ایسے ہی ہیں۔ جیسے: الْعٰلَمِيْنَ
- رسم کے مخالف وقف کرنا: یہ چند جگہیں ہیں۔ جیسے: فَمَآ اٰتٰنِ ، يَسْتَحْيٖ ، لِتَسْتَوٗ

وصل کے اعتبار سے وقف کی کیفیت

تعریف : جو حرف وصل میں غیر مقروٴ تھے ان کو وقف میں بھی ثابت نہ کرنا۔ بلکہ وصل کے موافق پڑھنا۔

یہ 9 کلمات ہیں:

اَوْ يَعْفُوَا (البقرۃ:237)	اَنْ تَبُوْٓاَ (المائدۃ:29)	لِتَتْلُوَا (الرعد:30)	لَنْ نَّدْعُوَا (الکھف:14)
لِيَرْبُوَا (الروم:39)	لِيَبْلُوَا (محمد:4)	وَنَبْلُوَا (محمد:31)	
قَوَارِيْرَا (مختلف فيه) (الدھر:16)	ثَمُوْدَا (مختلف فيه) (4 مقامات پر)		

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تسهيل الإهتداء فى الوقف والإبتداء

1. وقف کا بیان
2. وصل کا بیان
3. ابتداء کا بیان
4. اعادہ کا بیان
5. سکتہ کا بیان
6. سکوت کا بیان
7. قطع کا بیان

وقف کا بیان

- کیفیت وقف
- محل وقف
- قاری کے اعتبار سے

محل وقف

- وقف تام
- وقف کافی
- وقف حسن
- وقف قبیح

وقف تام

- **لغة:** پورا ہو جانا، مکمل ہو جانا۔ یعنی ایسی جگہ وقف کرنا جہاں کلام مکمل طور پر پوری ہو جائے۔
- **تعریف:** ایسی جگہ وقف کرنا جہاں ماقبل کا مابعد کے ساتھ نہ لفظی تعلق ہو نہ معنوی۔
- **مثال:** [اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا]
- **حکم:** مابعد سے ابتداء کریں گے۔
- **دلیل:** عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَنَّ جِبْرَئِيْلُ علیہ السلام اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ...... كُلٌّ شَافٍ كَافٍ مَا لَمْ تَخْتِمْ اٰيَةَ عَذَابٍ بِاٰيَةِ رَحْمَةٍ ، اَوْ اٰيَةَ رَحْمَةٍ بِاٰيَةِ عَذَابٍ

❁ **امام دانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کو جبریل علیہ السلام کے ذریعے وقف تام کی تعلیم دی جا رہی ہے۔

نوٹ

(1) وقف تام اکثر رؤوس آیات پر ہوتا ہے۔ اور کبھی آیت کے درمیان میں، جیسے: [لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ] پر وقف کرنا، وقف تام ہے۔ [وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝] کا تعلق علیحدہ ہے۔

(2) کبھی آیت مکمل ہونے کے ایک کلمہ بعد ہوتا ہے، جیسے: [لَمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۝ كَذٰلِكَ]

وقف کافی

- **تعریف:** اگر صرف معنوی تعلق ہو تو 'کافی' ہے۔
- **مثال:** [وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ]
- **حکم:** مابعد سے ابتداء کریں گے۔
- **دلیل:** عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِقْرَأْ عَلَيَّ ، فَقُلْتُ: اَاَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ ، فَقَالَ: اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ ، قَالَ: فَافْتَتَحْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ فَلَمَّا بَلَغْتُ [فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ۝] قَالَ: فَرَاَيْتُهٗ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ دُمُوْعًا ، فَقَالَ لِيْ: حَسْبُكَ

❁ **امام دانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** یہ حدیث وقف کافی پر واضح دلیل ہے کہ آپ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو [شَهِيْدًا] پر وقف کروایا جبکہ یہاں وقف کافی ہے، وقف تام نہیں۔ وقف تام آگے [وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا] پر ہے، جہاں مضمون ختم ہو رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تسهيل الإهتداء في الوقف والإبتداء

1. وقف کا بیان
2. وصل کا بیان
3. ابتداء کا بیان
4. اعادہ کا بیان
5. سکتہ کا بیان
6. سکوت کا بیان
7. قطع کا بیان

وقف کا بیان: کیفیت وقف — محل وقف — قاری کے اعتبار سے

محل وقف: وقف تام — وقف کافی — وقف حسن — وقف قبیح

وقف حسن

تعریف: اگر لفظی اور معنوی دونوں تعلق ہوں مگر وقف کرنے سے معنی خراب نہ ہو تو 'حسن' ہے۔

حکم: (1) اگر آیت کے درمیان میں ہے تو ماقبل سے اعادہ کریں گے۔ جیسے: [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ]

(2) اگر آیت کے اختتام پر ہے تو مابعد سے ابتدا کریں گے۔ جیسے: [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ]

دلیل: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا قَرَأَ قَطَعَ قِرَاءَتَهٗ اٰيَةً اٰيَةً ، يَقُوْلُ [بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○] ثُمَّ يَقِفُ [الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○] ثُمَّ يَقِفُ۔

✿ ہر آیت کے اختتام پر وقف تام یا کافی تو نہیں ہوتا، بلکہ اکثر جگہ وقف حسن ہی ہوتا ہے۔

اور امام دانی رحمہ اللہ حسن بصری رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں: آپ ہر آیت پر وقف کرتے، اور فرماتے: یہ سنت نبوی ہے۔

وقف قبیح

تعریف: جہاں لفظی اور معنوی دونوں تعلق ہوں اور وقف کرنے سے معنی بھی خراب ہوتا ہو 'وقف قبیح' ہے۔

مثال: [اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖ ، وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِاَبَوَيْهِ ، فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ وَاللّٰهُ]

حکم: ماقبل سے اعادہ کریں گے۔

دلیل: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَتَشَهَّدَ اَحَدُهُمَا فَقَالَ: مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُمْ ۔ اَوِ اذْهَبْ۔ بِئْسَ خَطِيْبُ الْقَوْمِ اَنْتَ ، قُلْ: وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ غَوٰى

✿ امام دانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مذکورہ واقعہ سے یہ عیاں ہوتا ہے کہ ایسا قبیح وقف جب عام بول چال میں مکروہ ہے تو کلام اللہ تو زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس میں ایسے وقف کرنے سے بچا جائے۔

محل وقف سے متعلق متفرق احکام (دیکھیے! صفحہ: 70)

گمراہ فرقے قدریہ اور معتزلہ کا وقف قبیح کے ذریعے آیت سے اپنا معنی لینا۔

نوٹ: وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ وَيَخْتَارُ ۭ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ میں [وَيَخْتَارُ] پر وقف تام ہے اور اس کے بعد والا حصہ [مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ] علیحدہ جملہ ہے۔ اور اس میں [مَا] نافیہ ہے۔ معنی ہے: ''آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے، ان لوگوں کو اس میں کچھ بھی اختیار نہیں۔'' وقف کی اس ترتیب سے قدریہ اور معتزلہ کے عقیدے کا رد ہوتا ہے کہ انسان اپنے اعمال کا خود خالق اور مختار ہے۔

✩ لیکن قدریہ اور معتزلہ آیت میں وقف قبیح سے اپنا معنی لیتے ہیں کہ [وَيَخْتَارُ] پر وقف نہیں کرتے۔ اور [مَا] کو موصولہ بنا لیتے ہیں۔ تو معنی بنے گا: آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، اور اسے چن لیتا ہے، جس میں لوگوں کو اختیار ہے۔'' یعنی انسان اپنے اعمال کا خود خالق اور مختار ہے۔ اور یہ اہل سنت والجماعۃ کے عقیدے کے خلاف ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تسهيل الإهتداء فی الوقف والإبتداء

1. وقف کا بیان
2. وصل کا بیان
3. ابتداء کا بیان
4. اعادہ کا بیان
5. سکتہ کا بیان
6. سکوت کا بیان
7. قطع کا بیان

وقف کا بیان: کیفیت وقف — محل وقف — قاری کے اعتبار سے

قاری کے اعتبار سے:

1. **وقف اختیاری:** « جو کسی عذر کے بغیر اپنے ارادے اور قصد سے کیا جائے۔

✲ اوقاف میں یہ اصل ہے، زیادہ بہتر ہے کہ یہ وقف تام، کافی پر کیا جائے۔ تا کہ مابعد سے ابتداء ہو جائے۔

2. **وقف اضطراری:** « جو ارادے کے بغیر عذر و مجبوری کی وجہ سے کیا جائے۔ مثلاً: کھانسی، ہچکی، چھینک، یا سانس ختم ہونے پر کیا جائے۔

✲ یہ ہر اس کلمہ پر جائز ہے جو بعد والے کلمہ سے الگ ہو۔ کیونکہ جب قاری کو مجبوری لاحق ہو جائے تو وہ پھر آگے کیسے پڑھ سکتا ہے ؟

3. **وقف اختباری:** « جو ممتحن کسی جگہ روک دے یا استاذ وقف کی کوئی کیفیت مثلاً روم و اشمام وغیرہ کا طریقہ سمجھانے کے لیے روک دے۔

4. **وقف انتظاری:** « جو قراءات کو جمع کرنے کی غرض سے ایک ہی جگہ بار بار وقف کیا جائے۔

کیا ہر آیت پر وقف کرنا لازمی ہے؟

❀ نبی کریم ﷺ کبھی تو ہر آیت پر وقف کرتے، اگرچہ وہاں معنی پورا نہ ہوا ہو۔ اور کبھی ایسا نہ کرتے، بلکہ وہاں وقف کرتے جہاں مفہوم پورا ہوتا ہو۔ اور اس کا مقصد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تربیت دینا تھا۔

✿ **علامہ زرقانی فرماتے ہیں:** نبی کریم ﷺ سکھانے کی غرض سے شروع شروع میں رؤوس آیات پر وقف کرتے تھے، جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رؤوس آیات کا علم ہو گیا تو پھر آپ معنوی رعایت کو ملحوظ خاطر رکھ وقف کرتے تھے۔

❀ **علامہ زکریا انصاری فرماتے ہیں:** ’’ فَالْقَارِئُ كَالْمُسَافِرِ وَالْمَقَاطِعُ كَالْمَنَازِلِ الَّتِيْ يَنْزِلُهَا الْمُسَافِرُ ‘‘ ’انسان جب تلاوت کرتا ہے تو وہ مسافر کی طرح ہوتا ہے، اور اوقاف پڑاؤ کی طرح ہیں، جہاں مسافر اترتا تھا‘ جس طرح مسافر بے جا پڑاؤ نہیں کرتا اسی طرح قاری کو چاہیے کہ وہ بھی بے جا بار بار وقف نہ کرے۔

نوٹ

✲ علامہ ابن الجزری رحمہ اللہ کے زمانہ سے پہلے اختلافات قراءات کو جمع کرنے کا طریقہ جمع حرفی تھا، جس کی شکل یہ تھی کہ قاری پڑھنا شروع کرتا، اور جب کسی ایسے کلمہ پر پہنچتا جس میں اصولی یا فرشی اختلاف ہوتا تو وہ ایک ہی سانس میں تمام اختلافات پڑھنے کے لیے اس کلمہ کو بار بار پڑھتا، یہاں تک کہ اس کے تمام اختلافات کو پورا کر لیتا، اور اس پر وقف کر دیتا، اگر وہاں وقف حسن یا قبیح ہوتا تو ماقبل سے اعادہ کرتا، ورنہ آگے سے ہی ابتداء کر لیتا تھا، اس وقف کو وقف انتظاری کا نام دیا گیا ہے۔

✲ **اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** یہ طریقہ متقدمین کا تھا، علامہ ابن الجزری رحمہ اللہ کے زمانے سے متاخرین میں جمع وقفی کا طریقہ رائج ہو گیا۔

لوگوں کی آسانی کے لیے قرآن مجید میں لگائی گئیں علاماتِ اوقاف کا بیان
(دیکھیے! صفحہ 84-75)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تسهيل الإهتداء فی الوقف والإبتداء

1. وقف کا بیان
2. وصل کا بیان
3. ابتداء کا بیان
4. اعادہ کا بیان
5. سکتہ کا بیان
6. سکوت کا بیان
7. قطع کا بیان

اقسامِ وصل

وصل حقیقی

اس کی تین صورتیں ہیں:

1. ایک حرف کو دوسرے حرف سے ملانا۔ جیسے: [فِيْهَا]
2. ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ سے ملانا۔ جیسے: [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ]
3. ایک جملہ کو دوسرے جملہ سے ملانا۔ جیسے: [صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ط غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ]

☆ یہ قراءت میں اصل ہے، کیونکہ جب تک حروف، کلمات اور جملوں کو ملایا نہیں جاتا، اس وقت تک قراءت کرنا ممکن نہیں ہے۔

وصل اصطلاحی

اس کی دو صورتیں ہیں:

1. ایک آیت کو دوسری آیت سے ملانا۔
2. ایک سورت کو دوسری سورت سے ملانا۔

محلِ وصل

ایسی جگہ وقف نہ کیا جائے جس کا مابعد سے تعلق ہو، بلکہ وہاں وصل کرنا چاہیے۔ اور عوام الناس کی سہولت کے لیے پاکستانی مصاحف میں 'صلی' یا 'لا' کی علامت لکھی جاتی ہے، لہٰذا ان علامتوں پر وصل کرنا چاہیے، وقف نہیں کرنا چاہیے۔

وصل اصطلاحی کی کیفیت

جب دو جملوں کو آپس میں ملایا جائے گا تو دونوں کی حرکت اور سکون کے اعتبار سے چار صورتیں ہوں گی:

دونوں متحرک ہوں

دونوں کی حرکت کو خوب ظاہر کر کے پڑھیں گے۔ جیسے: [تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ ○ وَّتَبَّ مَآ اَغْنٰى]

دونوں ساکن ہوں

1. **حذف کرنا:** اگر پہلا ساکن حرف مدہ ہو تو اس کو گرا دیں گے۔ جیسے: [فِي الْاَرْضِ ، فِي الْقِتَالِ ، وَمَا اللّٰهُ]
2. **فتحہ دینا:** اگر پہلا ساکن 'مِنْ' جارہ کا نون، یا 'الٓمّٓ اللّٰهُ' کی میم ہو تو اس کو فتحہ دیں گے۔ جیسے: [مِنَ اللّٰهِ ، الٓمَّ اللّٰهُ]
3. **ضمہ دینا:** اگر پہلا ساکن میم جمع، یا واو لین جمع ہو تو اس کو ضمہ دیں گے۔ جیسے: [عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ، دَعَوُا اللّٰهَ ، وَرَاَوُ الْعَذَابَ]
4. **کسرہ دینا:** اگر پہلا ساکن مذکورہ تینوں صورتوں کے علاوہ ہو تو اس کو کسرہ دیں گے۔ جیسے: [قُلِ اللّٰهُمَّ ، اَحَدُ نِ اللّٰهُ الصَّمَدُ

پہلا متحرک دوسرا ساکن ہو

تو پہلے کی حرکت کو دوسرے سے ملائیں گے۔ جیسے: [بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ، نَسْتَعِيْنُ ○ اهْدِنَا]

پہلا ساکن دوسرا متحرک ہو

ساکن اور حرکت کو خوب ظاہر کر کے پڑھیں گے۔ جیسے: [فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ○ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ، لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانْظُرْ ، فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ قُلْ لَّآ ، كِتٰبِيَهْ وَلَمْ اَدْرِمَا ، حِسَابِيَهْ يٰلَيْتَهَا ، سُلْطٰنِيَهْ خُذُوْهُ ، مَاهِيَهْ نَارٌ حَامِيَةٌ]

وصل

لغةً: جوڑنا، ملانا

اصطلاحًا: جہاں تک ممکن ہو، سانس اور آواز جاری رکھتے ہوئے پڑھنے کو 'وصل' کہتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تسهيل الإهتداء فی الوقف والإبتداء

1. وقف کا بیان
2. وصل کا بیان
3. ابتداء کا بیان
4. اعادہ کا بیان
5. سکتہ کا بیان
6. سکوت کا بیان
7. قطع کا بیان

اقسام ابتداء

1. **ابتداء حقیقی** : تلاوتِ قرآن کی ابتداء ہوتو یہ 'ابتداء حقیقی' ہے۔
   - فائدہ: استعاذہ ضروری، اگر سورت کا آغاز ہو تو بسملہ بھی ضروری سوائے سورت توبہ کے۔
2. **ابتداء تقدیری** : ایک سورت کو ختم کر کے دوسری سورت یا اسی سورت کو دوبارہ شروع کریں تو یہ 'ابتداء تقدیری' ہے۔
   - فائدہ: بسملہ ضروری سوائے سورت توبہ کے۔
3. **ابتداء حکمی** : قرآن مجید مکمل کر کے دوبارہ فاتحہ سے شروع کرنے کو 'ابتداء حکمی' کہتے ہیں۔
   - فائدہ: بسملہ ضروری۔
4. **ابتداء اصطلاحی** : ایک کلمہ پر وقف کر کے اگلے کلمہ سے ابتداء کرنے کو 'ابتداء اصطلاحی' کہتے ہیں۔

کیفیت ابتداء

(وقف کرنے کے بعد آگے کس طرح ابتداء کریں)

یادرہے: ابتداء ہمیشہ حرکت سے ہوتی ہے۔

جس سے ابتداء کی جارہی ہے اگر وہ متحرک ہے تو اس کی اسی حرکت سے ابتداء ہوگی۔ جیسے: [قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ]

اگر ساکن ہے تو اس کے شروع میں ہمزہ وصلی لائیں گے۔ اور اس کو قاعدہ کے مطابق حرکت دے کر ابتداء کریں گے۔

ہمزہ وصلی کو حرکت دینے کی صورتیں:

اسماء
- مصادر: ہمزہ وصلی مکسور جیسے: اِنْتِقَام ۔ اِسْتِغْفَار ۔ اِمْتِحَان
- جامد: ہمزہ وصلی مکسور جیسے: 4 الفاظ اِبْنٌ [اِبْنَةٌ] ۔ اِمْرُؤٌ [اِمْرَاَةٌ] ۔ اِسْمٌ ۔ اِثْنَيْن [اِثْنَتَيْن] ۔ اِثْنَان ۔ اِثْنَتَان]

افعال
- ہمزہ وصلی مکسور: فعل کے تیسرے حرف پر فتحہ، کسرہ یا ضمہ عارضی ہوں تو فعل کا ابتدائی ہمزہ وصلی مکسور ہوگا۔ جیسے: اِضْرِبْ ۔ اِقْرَاْ ۔ اِيْتُوْا
- ہمزہ وصلی مضموم: فعل کے تیسرے حرف پر ضمہ اصلی ہو تو فعل کا ابتدائی ہمزہ وصلی مضموم ہوگا۔ جیسے: اُنْظُرْ ۔ اُخْرُجْ ۔ اُقْتُلُوْا

حروف
- لام تعریف کا ہمزہ: وصلی مفتوح جیسے: اَلْقَمَرِ ۔ اَلشَّمْسِ

محل ابتداء

(جس جگہ سے ابتداء کی جارہی ہے)

- **ابتداء تام** : اگر 'وقف تام' ہوگا تو آگے ابتداء بھی 'تام' ہوگی۔ جیسے: [وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ] پر 'وقف تام' ہے، اور آگے [اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا] سے 'ابتداء تام' ہے۔
- **ابتداء کافی** : اگر 'وقف کافی' ہوگا تو آگے ابتداء بھی 'کافی' ہوگی۔ جیسے: [هُمْ يُنْفِقُوْنَ] پر 'وقف کافی' ہے، اور آگے [وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ] سے 'ابتداء کافی' ہے۔
- **ابتداء حسن، قبیح** : وقف حسن اور قبیح میں ضروری نہیں ہے کہ وہاں ابتداء بھی حسن اور قبیح ہی ہو۔
  - بلکہ کبھی وقف حسن ہوتا ہے اور ابتداء قبیح ہوتی ہے۔ جیسے: [يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ] پر 'وقف حسن' ہے۔ لیکن [وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ] سے 'ابتداء قبیح' ہے۔
  - بلکہ کبھی وقف قبیح ہوتا ہے اور ابتداء حسن ہوتی ہے۔ جیسے: [مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا هٰذَا] پر 'وقف قبیح' ہے۔ لیکن [هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ] سے 'ابتداء تام، کافی' ہے۔

ابتداء

لغۃً : آغاز کرنا، شروع کرنا

اصطلاحًا : ایسی جگہ سے ابتداء کرنا جہاں ابتداء کرنے سے معنی خراب نہ ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تسهيل الإهتداء فى الوقف والإبتداء

1. وقف کا بیان
2. وصل کا بیان
3. ابتداء کا بیان
4. اعادہ کا بیان
5. سکتہ کا بیان
6. سکوت کا بیان
7. قطع کا بیان

اعادہ کا بیان

کیفیت اعادہ
(اعادہ کس طرح کرنا چاہیے)

یاد رہے: اعادہ، ابتداء کی مانند ہے۔ جس طرح ابتداء کی جاتی ہے اسی طرح اعادہ کیا جاتا ہے۔

(1) جس سے اعادہ کیا جارہا ہے اگر وہ متحرک ہے تو اس کی اسی حرکت سے اعادہ ہوگا۔

(2) اگر ساکن ہو تو اس کے شروع میں ہمزہ وصلی لائیں گے، جس کی تمام صورتیں 'ابتداء' والی ہیں۔

محل اعادہ
(جس جگہ سے اعادہ کیا جارہا ہے)

❀ اگر 'فاعل' پر وقف کیا تو 'فعل' سے اعادہ کریں گے۔

✿ اسی طرح اگر 'مضاف الیہ' پر وقف کیا تو 'مضاف' سے،

❀ 'صفت' پر وقف کیا تو 'موصوف' سے،

✿ 'مجرور' پر وقف کیا تو 'حرف جار' سے اعادہ کریں گے۔

فائدہ: بلاضرورت اعادہ سے بچنا چاہیے۔ اس سے بہتر آگے ابتداء کرنا ہے۔

مثال:

✽ [قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ] پر وقف کر کے [اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ] سے اعادہ کرنا قبیح ہے۔

✽ ایسے ہی [وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ] پر وقف کر کے [نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ] سے اعادہ کرنا بھی قبیح ہے۔

سکتہ کا بیان

اقسام سکتہ

سکتہ لفظی

جب ہمزہ سے پہلے صحیح ساکن ہو تو اس ساکن پر بطریق طیبہ امام حفص کے لیے سکتہ ہے۔ تاکہ ہمزہ کا مل تحقیق سے ادا ہو۔
جیسے: [اَلْاَرْضِ، مَنْ اٰمَنَ، الْمَرْءُ]

سکتہ معنوی

یہ سکتہ دو کلموں کے معنی کو جدا کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔
یہ چار مقام پر آیا ہے:

- عِوَجَا ۜ قَيِّمًا (الکھف:1)
- مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا (یٰسٓ:52)
- وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ (القیٰمۃ: 27)
- كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ (المطففین:14)

✵ ان کے علاوہ امام حفص کے لیے کہیں سکتہ معنوی کرنا ثابت نہیں۔

فائدہ: سکتہ کرتے وقت 'ہمزہ' یا 'ھا' کی آواز نہیں آنی چاہیے۔ ورنہ ایک حرف زیادہ ہو جائے گا۔

سکتہ کا دورانیہ

اس کا دورانیہ وقف سے کم ہوتا ہے، مگر اتنا کم نہ ہو کہ سننے والے کو علم ہی نہ ہو۔

اعادہ

لغۃً: لوٹانا، دُہرنا

اصطلاحًا: کلمہ پر وقف کرنے کے بعد اس کو یا اس کے ماقبل سے لوٹا کر پڑھنا۔

سکتہ

لغۃً: خاموش ہونا، ٹھہرنا

اصطلاحًا: تلاوت کے دوران سانس کو جاری رکھتے ہوئے صرف آواز کو بند کر کے تھوڑی دیر ٹھہرنا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تسهيل الإهتداء فى الوقف والإبتداء

1. وقف کا بیان
2. وصل کا بیان
3. ابتداء کا بیان
4. اعادہ کا بیان
5. سکتہ کا بیان
6. سکوت کا بیان
7. قطع کا بیان

سکوت کا بیان

تعریف: وقف کرنے کے بعد تلاوت کے متعلق کسی ضرورت سے ابتداء میں تاخیر ہوجائے تو اسے 'سکوت' کہتے ہیں۔

مثلاً: وقف کرنے کے بعد تجوید وقراءات، یا کسی آیت کی تفسیر سمجھنے سمجھانے لگے، یا کوئی آیت سوچنے لگے۔

فائدہ: اس کی کیفیت وقف کی مانند ہے، لیکن اس میں وقف سے زیادہ تاخیر ہوتی ہے، پھر بھی یہ تاخیر وقف کے حکم میں ہے۔ لہٰذا 'سکوت' کے بعد 'استعاذہ' نہ ہوگا۔ اگر ذہن منتشر ہوگیا تو 'استعاذہ' ہوگا۔

- یہ علامت وقف پر جائز ہے، درمیانِ آیت جائز نہیں۔
- پڑھنے کے درمیان جگہ بدلنے سے 'سکوت' کا حکم ساقط نہ ہوگا۔

مثلاً: بھولنے پر دوسری جگہ قرآن مجید دیکھنے کے لیے جانے کی ضرورت پڑ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

- بلاوجہ 'سکوت' سے بچنا چاہیے۔ کیونکہ یہ تلاوتِ قرآن کے ادب کے خلاف ہے۔

قطع کا بیان

قطع کی اقسام

قطعِ حقیقی

جب قاری تلاوت ختم کرنے کی نیت سے خاموش ہوجائے، تو یہ 'قطعِ حقیقی' ہے۔

قطعِ اتفاقی

جب قاری کسی مجبوری یا مانع کی وجہ سے تلاوت بند کردے، تو یہ 'قطعِ اتفاقی' ہے۔

قطع کا حکم

قطع کا حکم وقف والا ہے۔ جہاں وقف جائز ہے وہاں قطع جائز ہے، جہاں وقف ناجائز ہے وہاں قطع ناجائز ہے۔

فائدہ: بہتر ہے کہ قطع علامت 'ع' پر کیا جائے، جسے عوام 'رکوع' کہتی ہے۔ کیونکہ عموماً اس علامت پر رکعت ختم کرکے 'رکوع' کیا جاتا ہے۔

قطع کے متفرق احکام
(دیکھیے! صفحہ:107)

قطع

لغةً: کاٹنا، جدا کرنا

اصطلاحًا: قراءت ختم کرنے کی نیت سے ٹھہرنا اور آگے قراءت نہ کرنا۔

اختلافِ قراءات سے کبھی وقوف کا حکم تبدیل ہوجاتا ہے
(دیکھیے! صفحہ 124_109)

وقف، قطع، سکتہ میں فرق:

- متقدمین کے ہاں ان کے مابین کوئی فرق نہیں، یہ سارے ہم معنی ہیں۔
- لیکن متاخرین کے ہاں ان کے درمیان فرق ہے، جیسا کہ ان کی تعریفات سے عیاں ہے جو سابقہ صفحات میں گزر چکی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تسهيل الإهتداء في الوقف والإبتداء

تلاوت قرآن کے مراتب اور وقف کی صورتیں

❶ **تحقیق:** قرآن کی تلاوت بہت ہی ٹھہراؤ اور صفائی سے کرنا۔ جیسا کہ طلبہ کو ابتدائی تعلیم میں پڑھایا جاتا ہے۔

☆ تحقیق میں ہر آیت اور علامت وقف پر ٹھہرنا بہتر ہے، تاکہ قراءت اطمینان کے ساتھ ہو اور معنی سمجھنے میں آسانی ہو۔

❷ **ترتیل:** قرآن کی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر کرنا۔ جیسا کہ بالعموم جلسہ میں تلاوت کی جاتی ہے۔

☆ ترتیل میں ہر آیت اور علامت وقف پر معانی کے لحاظ سے ٹھہرنا چاہیے۔ یعنی زیادہ 'وقف تام' اور 'کافی' کا اعتبار کرنا چاہیے۔

❸ **حدر:** قرآن کی تلاوت تیز تیز کرنا۔ جیسا کہ بالعموم تراویح میں پڑھا جاتا ہے۔

☆ حدر میں ہر آیت اور علامت وقف پر بلا ضرورت نہیں ٹھہرنا چاہیے، تاکہ زیادہ سے زیادہ کلام اللہ کی تلاوت کی جاسکے۔

❹ **تدویر:** قرآن کی تلاوت (ترتیل اور حدر کی) درمیانی کیفیت سے کرنا۔ جیسا کہ بالعموم جہری نمازوں میں پڑھا جاتا ہے۔

☆ تدویر میں آیات اور علامات اوقاف پر ٹھہرنے میں میانہ روی اختیار کرنی چاہیے، جس کی ایک صورت یہ ہے کہ ضعیف علامت وقف پر وصل کرلیا جائے۔ اور قوی پر وقف کرلیا جائے۔

آخری بات

❁ قاری کو چاہیے کہ وہ اس بات کا لحاظ رکھے کہ اگر کسی آیت یا علامت وقف کے وصل سے دوسری آیت یا علامت وقف تک نہ پڑھ سکتا ہو، تو ایسی حالت میں پہلی آیت یا علامت وقف پر وقف کرلے، بالخصوص اس وقت جب دوسرے وقف تک سانس نہ پہنچنے سے معنی قبیح ہوتا ہو۔

جیسے: [وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ] پر وقف کرنے کی بجائے، آگے [وَمَنْ يُّضْلِلْ] پر وقف کرنا، ایسے ہی [وَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ] پر وقف کرنے کی بجائے، آگے [وَمَنْ عَصَانِيْ] پر وقف کرنا قبیح ہے۔

واخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين

روضة القرآن الكريم

مير محمّد، منطقة قصور، باكستان